۲۳ محمد حاجی صابو صدّیق

احمد اقبال

پیدائش : ۵؍نومبر ۱۹۴۰ء

احمد اقبال اورنگ آباد کے رہنے والے ہیں۔ وہ ایک وظیفہ یافتہ مدرّس اور اچھے ادیب ہیں۔ 'میرا شہر میرے لوگ' ان کے خاکوں کا مجموعہ ہے۔

'ممبئی شہر میں محمد حاجی صابو صدیق پالی ٹیکنک' ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس سے ہر سال سیکڑوں طالب علم فیض پاتے ہیں۔ اس سبق میں احمد اقبال نے اس باوقار ٹیکنیکل ادارے کے بانی 'محمد حاجی' اور اُن کے خاندان کی فلاحی خدمات کے بارے میں معلومات دی ہے۔

آپ نے حاتم طائی کا نام ضرور سنا ہوگا۔ حاتم کی سخاوت، مہمان نوازی اور دردمندی کے قصّے آج بھی مشہور ہیں۔ وہ ضرورت مندوں اور غریبوں کا ہمدرد اور مددگار تھا۔ آج ہم آپ کو ممبئی کے ایک ایسے ہی سخی اور دور اندیش شخص کے بارے میں بتاتے ہیں۔ اُن کا نام محمد حاجی اور ان کے والد کا نام صابو صدّیق تھا۔ محمد حاجی کا انتقال ۱۹۰۸ء میں صرف ۲۳ سال کی عمر میں ہوگیا تھا۔ اس کم عمری میں انھوں نے عوام کی فلاح و بہبود کے کئی کام کیے تھے۔

آج سے کوئی سو سال پہلے محمد حاجی آپ ہی کی طرح بچّے تھے۔ ان کے والد صابو صدّیق شکر کے بہت بڑے تاجر تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہمارے ملک میں شکر کے کارخانے نہیں تھے۔ ماریشس سے شکر درآمد کی جاتی تھی۔ اُن کا کاروبار لاکھوں میں نہیں، کروڑوں میں تھا۔ دولت کی فراوانی تھی۔ گھرانا دین دار تھا۔ اُن میں دردمندی اور لوگوں کی مدد کرنے کا جذبہ بھی تھا۔ وہ ہمیشہ لوگوں کے، خاص طور پر مسلمانوں کے مسائل؛ جیسے غریبی، مُفلسی، بے کاری اور تعلیمی پس ماندگی کے بارے میں غور و فکر کیا کرتے۔ وہ سوچتے تھے کہ مسلمان نوجوان تعلیم کے ساتھ ساتھ کوئی ہنر بھی ضرور سیکھیں تاکہ معاشرے میں باعزّت زندگی گزار سکیں۔ ضرورت مندوں کی مدد کا جذبہ محمد حاجی کو اپنے والد سے ملا تھا۔

جب محمد حاجی کی عمر صرف بیس سال کی تھی، اُن کے والد کا انتقال ہوگیا۔ وہ کروڑوں کی جائداد اور کاروبار کے مالک بن گئے۔

محمد حاجی صابو صدّیق نے ملّت کی بھلائی کے لیے سب سے پہلے صنعت و حرفت کا اسکول کھولنے کا ارادہ کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ملک میں کوئی ایسا اسکول نہ تھا جہاں طلبہ کو مختلف قسم کے ہنر سِکھائے جاتے ہوں۔

محمد حاجی صابو صدّیق نے اس طرح کے اسکول کے قیام کا ارادہ ہی نہیں کیا بلکہ اس عظیم مقصد کے لیے اٹھارہ لاکھ روپے بینک میں جمع بھی کرادیے۔ اس زمانے میں یہ بہت بڑی رقم تھی۔ ۱۹۳۶ء میں اس رقم سے ممبئی میں بائیکلہ کے قریب ’محمد حاجی صابو صدّیق ٹیکنیکل اسکول‘ قائم کیا گیا جہاں سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہزاروں طلبہ عزّت اور خوش حالی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اس اسکول کے قیام کے بعد بے روزگاری اور بے کاری میں کمی ہونے لگی اور عام لوگ بھی مختلف پیشہ ورانہ تعلیم اور ہنر کے کاموں کی طرف متوجہ ہونے لگے۔

’محمد حاجی صابو صدّیق ٹیکنیکل اسکول‘ کے قیام کے ٹھیک دس سال بعد ۱۹۴۶ء میں ممبئی کے مشہور تعلیمی ادارے

انجمن اسلام نے اس اسکول کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ انجمن اسلام کی سرپرستی اور بہتر انتظام کی وجہ سے یہ اسکول ترقّی کی منزلیں طے کرتا گیا، یہاں تک کہ ۱۹۵۸ء میں اسے پالی ٹیکنک کالج کا درجہ مل گیا۔ پالی ٹیکنک اس کالج کو کہتے ہیں جہاں میٹرک کے بعد طلبہ ہنرمندی کے مختلف پیشہ ورانہ کام سیکھتے ہیں۔ کامیاب ہونے کے بعد انھیں ڈِپلوما دیا جاتا ہے۔

محمد حاجی صابو صدّیق پالی ٹیکنک کالج کی ترقّی کی اگلی منزل ۱۹۸۴ء میں آئی جب حکومت نے اسے 'انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی' کا درجہ دیا۔ اب اس کالج میں انجینئرنگ کی پڑھائی بھی ہوتی ہے۔ اس ادارے سے ہر سال سیکڑوں ڈپلوما اور ڈگری یافتہ انجینئر نکلتے ہیں جو نہ صرف ہندوستان بلکہ باہر کے ملکوں کی بڑی بڑی صنعتی و تجارتی کمپنیوں میں اعلیٰ عہدوں پر خدمات انجام دے رہے ہیں اور اپنی مادرِ علمی کا نام روشن کررہے ہیں۔ صابو صدّیق انسٹی ٹیوٹ کی سلور جُبلی ۱۹۶۱ء میں منائی گئی۔ اس موقع پر وزیرِ اعظم پنڈت جواہر لال نہرؤ نے خاص طور پر شرکت کی تھی اور اس ادارے کی تعلیمی خدمات اور حسنِ انتظام کو سراہا تھا۔

محمد حاجی کے والد صابو صدّیق بھی بڑے نیک تھے۔ وہ ضرورت مندوں کی مدد کے لیے ہمیشہ آگے آگے رہتے۔ یوں تو اُن کے خدمتِ خلق کے بہت سے کام ہیں لیکن ان کا سب سے بڑا کارنامہ 'حاجی صابو صدّیق مسافر خانہ' ہے جو حج کے لیے جانے والے مسافروں کے لیے بنوایا گیا تھا۔

آپ کو ایک اور بات بتاتے ہیں، وہ یہ کہ آج کل لوگ حج کے لیے ملک کے مختلف حصّوں سے ہوائی جہاز کے ذریعے جاتے ہیں۔ اس سے پہلے لوگ ممبئی کی بندرگاہ سے پانی کے جہاز کے ذریعے حج کے لیے جاتے تھے اس لیے لوگ مہینہ، ڈیڑھ مہینہ پہلے ممبئی پہنچ جایا کرتے تھے۔ سمندری جہاز سے سفر کے لیے بھی پندرہ بیس دن کا عرصہ لگتا تھا۔ ایسے میں حج کے مسافروں کی سہولت کے لیے صابو صدّیق نے یہ مسافر خانہ بنوایا تھا۔

صابو صدّیق نے رفاہِ عام کے اور بھی کام کیے ہیں مثلاً انھوں نے ایک اسپتال بنوایا جہاں نومولوُد بچّوں اور ان کی ماؤں کی دیکھ بھال اور علاج معالجے کا انتظام ہے۔ اسی کے ساتھ انھوں نے ایک سینی ٹیریم بھی بنوایا تھا۔

اُن کے بھائی آدم صاحب نے ممبئی کے مدن پورہ میں بڑی مسجد بنوائی۔ انھیں کے خاندان کی ایک خاتون نے بھی ایک مسجد تعمیر کروائی تھی۔

محمد حاجی صابو صدّیق اور ان کے خاندان نے لوگوں کی بھلائی اور بہبود کے بہت سے کام کیے ہیں۔ اس خاندان نے اپنی فلاحی خدمات کا ایک ایسا ورثہ چھوڑا ہے جو ہمیشہ قائم رہے گا۔ ملک کے لوگ ان کے احسانوں کو آج بھی یاد کرتے ہیں اور ان کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں۔

****

دور اندیش	-	دور کی سوچنے والا
فلاح و بہبود	-	بھلائی
درآمد کرنا	-	غیر ملک سے سامان منگوانا
فراوانی	-	زیادتی
پس ماندگی	-	پچھڑا پن
معاشرہ	-	سماج
مادرِ علمی	-	طالب علم جس اسکول میں تعلیم حاصل کرے۔

حسنِ انتظام	-	انتظام کی خوبی
خدمتِ خلق	-	لوگوں کی خدمت
رفاہِ عام		عام لوگوں کی بھلائی
نومولوٗد	-	نیا نیا پیدا ہونے والا بچہ
سینی ٹیریم	-	ایسا مقام جہاں پرانے مریضوں کو علاج اور دیکھ بھال کے لیے رکھا جاتا ہے (Sanitarium)

مشق

❋ **ایک لفظ میں جواب لکھیے۔**

۱۔ حاتم طائی اپنی کس خوبی کی وجہ سے مشہوٗر ہے؟
۲۔ صابوصدیق ماریشس سے شکر کیوں درآمد کرتے تھے؟
۳۔ صابوصدیق کہاں کے رہنے والے تھے؟
۴۔ صابوصدیق کس چیز کی تجارت کرتے تھے؟
۵۔ والد کے انتقال کے وقت محمد حاجی کی عمر کتنے سال کی تھی؟
۶۔ انتقال کے وقت محمد حاجی کی عمر کتنے سال کی تھی؟
۷۔ محمد حاجی نے کون سا ادارہ قائم کیا؟
۸۔ ۱۹۶۱ء میں کون سا اہم واقعہ ہوا؟
۹۔ آج کل حج کے لیے جانے والے کس ذریعے سے سفر کرتے ہیں؟
۱۰۔ صابوصدیق کے بھائی کا کیا نام تھا؟

❋ **مختصر جواب لکھیے۔**

۱۔ صابوصدیق کے کارناموں کی معلومات لکھیے۔
۲۔ صابوصدیق نے حاجیوں کی خدمت کے لیے کیا انتظام کیا؟
۳۔ محمد حاجی اور صابوصدیق نے کس کس مقصد کے تحت ادارے قائم کیے؟

46A6YS

❋ **درج ذیل لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔**

مہمان نوازی ، کم عمری ، فراوانی ، مفلسی ، بے روزگاری ، سرپرستی

آئیے زبان سیکھیں

درج ذیل جملے غور سے پڑھیے۔

۱۔ اسے ایک چمکدار شے نظر آئی۔

۲۔ ان کے والد بڑے تاجر تھے۔

۳۔ اس عظیم مقصد کے لیے اٹھارہ لاکھ روپے بینک میں جمع کرائے۔

'چمکدار، بڑے، عظیم' یہ الفاظ خط کشیدہ کیے گئے ہیں جو 'شے، تاجر اور مقصد' کی صفت بتاتے ہیں۔

جو الفاظ موصوف کی ذاتی خصوصیت بتاتے ہیں انھیں **'صفتِ ذاتی'** کہتے ہیں۔

اب ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

۱۔ وہ سائنسی آلات بھی تجربہ گاہ تک لے جاتی تھی۔

۲۔ کدو کا میٹھا انگوری رنگ کا ہوتا ہے۔

۳۔ سمندری جہاز سے سفر کے لیے بہت وقت لگتا تھا۔

خط کشیدہ الفاظ 'سائنسی، انگوری، سمندری' یہ الفاظ 'آلات، رنگ، جہاز' سے نسبت رکھتے ہیں۔ انھیں **'صفتِ نسبتی'** کہتے ہیں۔

ان جملوں میں صفتِ ذاتی تلاش کر کے لکھیے۔

(۱) وہ کالے گھوڑے پر سوار تھا۔

(۲) یہ غریب آدمی بہت محنت کرتا ہے۔

ان جملوں میں صفتِ نسبتی تلاش کر کے لکھیے۔

(۱) انگریزی زبان سیکھنا بہت ضروری ہے۔

(۲) انھوں نے صنعتی تعلیم کے اسکول جاری کیے۔